© rasailojaraid.com

کے اُٹھنے سے ہماری پرانی تہذیب اور کلچر کا ایک بڑا ستون گر گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور جس ذاتِ گرامی کی نبیرگی پر وہ عمر بھر فخر کرتے رہے۔ اسی کے زمرۂ اربابِ اخلاص و وفا میں ان کا حشر کرے۔ آمین۔

صد حیف کہ پچھلے دنوں ہماری بزم انس و محبت کا ایک اور رکن ہم سے بچھڑ گیا۔ یعنی مولانا بشیر احمد صاحب کٹھوری المعروف بہ بھٹہ نے طویل علالت کے بعد وفات پائی۔ مولانا نے اگرچہ علوم عربیہ اور درس نظامی کی۔ سیوہارہ۔ امروہہ اور مرادآباد میں باقاعدہ تکمیل کی تھی۔ لیکن ان کو کبھی ان علوم کے ساتھ اشتغال یا ان کے درس کا موقع نہیں ملا۔ اس لئے نتیجہ کے اعتبار سے ان کو باقاعدہ و باضابطہ عالم کہنا بھی مشکل ہے۔ لیکن دماغ اور ذہن بلا کا رسا پایا تھا۔ ذہانت اور جودتِ طبع کا یہ عالم تھا کہ اگر وہ علوم دینیہ و اسلامیہ میں مشغول رہتے تو مولانا عبید اللہ سندھی بنتے۔ اور اگر انگریزی تعلیم حاصل کر لیتے تو سر علی امام یا سر فضل حسین سے کم نہ رہتے۔ بڑے بڑے علما اور انگریزی تعلیم یافتہ حضرات کی مجلسوں میں جب کسی موضوع پر تقریر کرتے تھے تو اپنے منطقی استدلال اور برہانی طرزِ بیان سے چھا جاتے تھے۔ اور پھر اُن کی تردید کرنا آسان نہیں رہتا تھا۔ معاش کے لئے انھوں نے کاروبار کا راستہ اختیار کیا اور اس میں اپنی ذہانت اور محنت سے اس درجہ ترقی کی کہ مٹی سے سونا پیدا کرنے لگے۔ اپنی اینٹوں سے کروڑوں شاندار عمارتیں کارخانے اور فیکٹریاں بنا ڈالیں۔ لیکن خود ہمیشہ مزدوروں کی طرح کام کرتے رہے اور انھیں کی طرح رہتے رہے۔ خلق خدا کی خدمت کا ان میں بے پناہ جذبہ تھا۔ جو شخص بھی ان کے پاس جس کام کے لیے پہنچ جاتا تھا ان کے در سے مایوس نہیں لوٹتا تھا۔ جمعیۃ علمائے ہند کے اعلیٰ طبقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اور ان کا اس جماعت میں بڑا وقار اور امتیاز تھا۔ کانگرس کے بھی بڑے با اثر اور سرگرم کارکن تھے۔ تحریک خلافت اور پھر تحریک آزادی کے زمانہ میں کئی بار جیل گئے جس سے ان کی صحت اور کاروبار کو بڑا نقصان پہنچا۔ لیکن ان کے جوش۔ سرگرمی اور ولولۂ کار میں کبھی فرق نہ آیا۔ قلب و دماغ کی ان خوبیوں کے ساتھ ان میں اخلاقی جرأت بھی کچھ کم نہیں تھی صوبہ اترپردیش کی کونسل کے ممبر تھے اس حیثیت سے مقامی حکومت کی جس روش پر ان کو اعتراض ہوتا تھا اُس کو بڑی قوت اور بے باکی کے ساتھ بیان کرتے تھے اور اس میں کسی قسم کے خوف یا تعلق کے لحاظ کو دخل نہیں دیتے تھے۔ غرض کہ بڑی خوبیوں اور گوناگوں کمالات کے انسان تھے۔ صوبہ یوپی کی خوش قسمتی تھی کہ وہاں بشیر احمد ایسا عاقل و فرزانہ اور زیرک و ہوش مند انسان پیدا ہوا لیکن مولانا بشیر احمد کی بدنصیبی تھی کہ وہ یہاں پیدا ہوئے اور صرف بھٹہ ہو کر رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی مغفرت و رحمت کی بیش از بیش نعمتوں اور راحتوں سے سرفراز فرمائے کہ یوں بھی دینی۔ روحانی اور اخلاقی اعتبار سے بڑے بلند پایہ بزرگ تھے۔

© rasailojaraid.com